بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی نافرمانی

والدین کی نافرمانی کے لیے عربی زبان میں "عقوق الوالدین" کے کلمات استعمال ہوتے ہیں۔ عقوق الوالدین یعنی والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے انکار کے بعد جس کو بڑا گناہ شمار کیا جاتا ہے وہ والدین کی نافرمانی ہے۔

والدین کی نافرمانی سے مراد کیا ہے؟

نافرمانی سے مراد والدین کی فرمان برداری نہ کرنا ہے، اور ان کے ساتھ احسان اور بھلائی کا سلوک نہ کرنا ہے یا ہر وہ قول یا فعل جس سے والدین کو تکلیف پہنچتی ہو اس کا ارتکاب والدین کی نافرمانی شمار ہو گا، کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ عاقل و بالغ اولاد کا والدین میں سے کسی ایک کا اطاعت نہ کرنا یہ نافرمانی ہے۔ جیسے والدین کی امانت میں خیانت کرنا، ان کے جائز حکم کو پس پشت ڈالنا، اگر وہ کسی چیز کا مطالبہ کریں تو پورا نہ کرنا، یا ان جیسے دیگر امور کا ارتکاب کرنا جن سے والدین کو تکلیف ہو، یہ والدین کی نافرمانی کہلائے گی۔

والدین کی اطاعت کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے کہ والدین کی اطاعت کی جائے اور ان کی نافرمانی سے حتی الامکان بچا جائے۔

ذیل میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں:

آیاتِ قرآنیہ

''وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا . وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ''۔ ﴿سورہ الاسراء: 23،24﴾

ترجمہ: "تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک، یا دونوں، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو، اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا"۔

''فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ"۔ ﴿سورہ محمد: 22﴾

ترجمہ: ''اب کیا تم لوگوں سے اِس کے سوا کچھ اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے ؟۔''

یہ آیت اس امر کی صراحت کرتی ہے کہ اسلام میں قطع رحمی حرام ہے۔دوسری طرف مثبت طریقہ سے بھی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو بڑی نیکیوں میں شمار کیا گیا ہے اور صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔ رحم کا لفظ عربی زبان میں قرابت اور رشتہ داری کے لیے استعارہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ایک شخص کے تمام رشتہ دار، خواہ وہ دور کے ہوں یا قریب کے، اس کے ذوی الارحام ہیں۔ جس سے جتنا زیادہ قریب کا رشتہ ہو آدمی پر اس کا حق اتنا ہی زیادہ ہے اور اس سے قطع رحمی کرنا اتنا ہی بڑا گناہ ہے۔صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے رشتہ دار کے ساتھ جو نیکی کرنا بھی آدمی کی استطاعت میں ہو اس سے دریغ نہ کرے۔اور قطع رحمی یہ ہے کہ آدمی اس کے ساتھ برا سلوک کرے، یا جو بھلائی کرنا اس کے لیے ممکن ہو اس سے قصداً پہلو تہی کرے۔

جب دور اور قریب کے رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی حرام ہے، تو والدین کی نافرمانی کرنا یا ان کے ساتھ قطع تعلق کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا۔

''وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔''﴿سورہ لقمان:15﴾

ترجمہ:''اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہر گز نہ مان۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے، اس وقت میں تمہیں بتادوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔''

احادیثِ مبارکہ

والد کی نافرمانی حرام ہے:

عَنْ وَرَّادٍ. قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلاَمٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ:"إِنَّ اللهَ حَرَّمَ ثَلاَثًا وَنَهَى عَنْ ثَلاَثٍ. حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلاَ وَهَاتِ. وَنَهَى عَنْ ثَلاَثٍ قِيلٍ وَقَالٍ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ". (صحیح مسلم:593i)

ترجمہ: حضرت وراد ؒ سے روایت ہے، سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا، سلام کے بعد عرض ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :"اللہ نے تین باتوں کو حرام کیا ہے اور تین باتوں سے منع کیا ہے۔ باپ کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبا لینا حرام قرار دیا ہے۔اور بے فائدہ (فضول) گفتگو، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے"۔

والدہ کی نافرمانی حرام ہے:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: "إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ". (صحیح بخاری:2408)

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی نے تم پر ماں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) دبالینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول گفتگو، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

والد کی ناراضگی اللہ جلّ شانہ کی ناراضگی کا باعث ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ "رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ". (جامع ترمذی:1899)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔

والدین کی نافرمانی بڑے گناہوں میں بھی بڑا گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ۔ رضى الله عنه۔ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: "أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟". ثَلاَثًا. قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ". وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: "أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ". قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. (صحیح بخاری:2654)

ترجمہ: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں بھی بڑے گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (یہ تو ظاہر ہے کہ شرک سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے) اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا"، آپ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے لیکن اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "ہاں اور جھوٹی گواہی بھی"۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے، کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔ رضى الله عنهما۔ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللهِ". قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ". قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "الْيَمِينُ الْغَمُوسُ". قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ "الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ". (صحیح بخاری:6920)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اس نے پوچھا، پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی۔ پوچھا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا غموس قسم کھانا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! غموس قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جان بوجھ کر کسی مسلمان کا (ناحق) مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانا۔

والدین کو گالی دینا:

والدین کو گالی دینا تو درکنار، انہیں اف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے، گالی دینے سے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ"، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: "نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ". (صحیح مسلم: 90a)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے"، لوگوں نے کہا یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں دیتا ہے، کوئی شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، پھر وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے، پھر وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے"۔

والدین کی نافرمانی اللہ تعالی کی نظرِ کرم اور جنت سے دوری کا سبب ہے:

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ، وَثَلاَثَةٌ لاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى". (سنن نسائی: 2562)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین طرح کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالی قیامت کے دن نہ دیکھے گا، ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسری وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، تیسرا دیوث (بے غیرت خاوند) اور تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں نہ جائیں گے۔ ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسرا شراب کا عادی اور تیسرا کچھ دے کر احسان جتانے والا"۔

والدین کی نافرمانی سببِ رسوائی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ". قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ". (صحیح مسلم: 2551b)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی۔ پوچھا گیا کون؟ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے والدین کو بوڑھاپائے، دونوں یا ان میں سے ایک کو، پھر بھی (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ داخل ہو سکے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت کر کے انسان جنت میں داخل ہو سکتا ہے، بالکل اس کے برعکس اگر کوئی شخص والدین کو تکلیف پہنچائے یا ان کی نافرمانی کرے تو اس کے یہ اعمال دوزخ میں جانے کا سبب بنیں گے۔ (والعیاذ باللہ)

تین بدبخت انسان:

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ لَهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ، وَمَنَّانٌ، وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ" (الجامع الصحیح للسنن والمسانید)

ترجمہ: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کا صرف وعدل (عمل) قبول نہیں کیا جائے گا۔ والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔

ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ". (سنن نسائی:5672)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "احسان جتانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور شراب کا عادی (یعنی یہ سب) جنت میں نہیں داخل ہو سکتے"۔

والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضى الله عنه - قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ أَبُوكَ"۔ (صحیح بخاری:5971)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہاری ماں، پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں، انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں، انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا باپ ہے۔

والدین کی خدمت قبولیتِ دعا کا سبب ہے:

مشہور تابعی حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ جو اپنی والدہ کی خدمت کیا کرتے تھے،ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرواسکو، تو ضرور کروانا۔ایک طویل حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

"قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: "يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلاَّ مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ۔ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ"۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم:2542c)

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ تمھارے پاس اویس بن عامر (نامی شخص)اہلِ یمن کی فوج کے ساتھ آئے گا، جو مراد قبیلے کی شاخ قرن سے ہے،وہ برص کی بیماری میں مبتلا تھا،اب وہ ٹھیک ہو گیا ہے مگر درہم کے برابر باقی ہے،اس کی ماں ہے جس کے ساتھ وہ بہت اچھا برتاؤ کرتا ہے۔اس کا حال یہ ہے کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لے تو اللہ اس کو سچا کر دے،اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کروا لینا۔۔۔۔(حدیث جاری ہے)